سے بھی دستبردار نہیں ہوں گے ۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ ہم یہودیوں کی ناجائز ریاست اسرائیل کو قطعاً تسلیم نہیں کریں گے ۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ ہم جہاد جاری رکھیں گے ۔

ہمارا یہ جہاد انتفاضہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں ، کس چیز سے قائم ہے ؟ ہم یہودیوں کے ٹینکوں اور توپوں سے پتھروں کے ذریعے لڑ رہے ہیں ۔ ہم چھریاں لے کر لڑ رہے ہیں ۔ ہم اپنے ہاتھوں کے ناخنوں سے لڑ رہے ہیں اور اللہ نے ہمیں اسلحہ دیا تو ہم اس کے ذریعے بھی لڑیں گے ۔ اب خدا کے فضل سے پورے فلسطین کے اندر مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم ہو چکا ہے ۔ وہ ایک صف میں کھڑے ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے اختلافات بھلا دیئے ہیں، وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں ۔ اگر میرا پڑوسی کھانا کھاتا ہے تو پہلے مجھے کھانا کھلاتا ہے اس طرح اخوت اور بھائی چارے کا نظام پیدا ہو چکا ہے ۔ دوسری طرف ہمارے دشمنوں یہودیوں نے ظلم و ستم بھی بڑھا دیا ہے ۔ ہم پر وہ تشدد برت رہے ہیں ۔ ہمارے بڑے بڑے علماء بڑی اور بڑی نمایاں شخصیتوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے ان پر تعذیب کی جا رہی ہے ۔ ان میں ہمارے مجاہد عظیم احمد یسین بھی شامل ہیں ۔ جنہیں چند ماہ ہوئے گرفتار کیا گیا ہے اور جیل میں ان کو طرح طرح کی سزائیں دی جا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اللہ کے فضل و کرم سے اپنے جہاد سے قطعاً دستبردار نہیں ہوں گے ۔ اور میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی ملک کے کسی حکمران کو کسی لیڈر کو ہم یہ حق نہیں دیں گے کہ وہ ہماری فلسطینی سرزمین کا ایک انچ بھی یہودیوں کے حوالے کرے ۔

آخر میں میں فلسطین کے مسلمانوں کی طرف سے یہ ذمہ داری جماعتِ اسلامی کے سپرد کرتا ہوں کہ فلسطین کو آزاد کرانا آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ حضرات نے بہت کچھ پہلے کیا ہے ، تمام اسلامی تحریکوں اور مسلمانوں کی ہمیشہ مدد کی ہے ۔ اب مسجدِ اقصیٰ آپ کو پکار رہی ہے ۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس کامیاب کانفرنس پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ میں آپ کے سامنے اللہ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ ہم اسلام کے راستے پر قائم رہیں گے اور اسی راستے پر چلتے ہوئے جہاد کرتے رہیں گے اور فلسطین کو آزاد کرا کے دم لیں گے ۔ حضور صلی اللہ کی حدیث ہے ۔ کہ "میری امت کا ایک ایسا گروہ ضرور اٹھے گا جو مسلمانوں کی خدمت کرے گا ، دشمنوں کو ناکام کرے گا اور وہ بیت المقدس میں ہو گا "

خطاب

پروفیسر غفور احمد

نائب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ۱۹۴۷ء سے امتِ مسلمہ کو ایک نیا ملک پاکستان عطا فرمایا ۔ پاکستان

محض ایک ملک ہی نہیں بلکہ یہ نئی زندگی نیا حوصلہ نیا عزم اور نئی منزل ہے ۔

ہماری یہی سوچ تھی کہ پاکستان ایک تناور درخت ہے جو دنیا کے سارے مظلوم انسانوں کو سایہ فراہم کرے گا لیکن آج پاکستان کے کچھ اندرونی اور بیرونی دشمن پاکستان کے اس درخت کو ظلم کی ٹہنی میں تبدیل کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب وادیٔ مہران خون میں نہا رہی تھی ۔ جب سندھ میں قتل و غارت گری ہو رہی تھی، جب کرفیو لگ رہا تھا جب لوگ اپنے گھروں میں بند کیے جا رہے تھے ۔ جب بے گناہ لوگوں کا خون سڑکوں پر ارزانی کے ساتھ بہہ رہا تھا ۔ اس وقت جب ملک کے لوگوں نے وزیر اعظم سے کہا کہ تمہارے صوبے میں یہ قتل عام کیوں ہو رہا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ سندھ میں 'منی بغاوت' ہے ۔

میرے بھائیو ! آج آپ کے اس اجتماع نے ثابت کر دیا کہ ان کا یہ الزام درست نہیں تھا ۔ مینارِ پاکستان کے سائے میں لاکھوں فرزندانِ توحید کا یہ اجتماع، جس میں مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ پاکستان کا کوئی قریہ، کوئی گاؤں، کوئی دیہات، کوئی گلی ایسی نہیں ہے کہ جہاں سے لوگ کھنچ کھنچ کر نہ آئے ہوں ۔ سندھ ، اندرونِ سندھ سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئے ہیں ۔ دیہات سے اور گوٹھوں سے آئے ہیں ۔ شہروں سے آئے ہیں ۔ یہاں پنجاب کے لوگ بھی ہیں ۔ یہاں پختون بھی ہیں ۔ یہاں بلوچ بھی ہیں ۔ اور یہاں مہاجر بھی ہیں ۔ آج دو دن سے اللہ کے فضل سے مینارِ پاکستان کے سائے میں ایک منی پاکستان بس رہا ہے اور یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان کے سارے بسنے والے لوگ ایک قیام گاہ میں ، ایک شامیانے کے اندر ایک دستر خوان پر اور نماز کی ایک صف پر کھڑے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں بلکہ ایثار ہے ، محبت ہے، قربانی ہے ، الفت ہے ، اخوت ہے ، بھائی چارہ ہے ۔ اس لیے ان کا الزام درست نہیں تھا ۔

میرے بھائیو ! انسانوں کا یہ سمندر ہے ۔ آپ نے اس شہر لاہور میں اور جلسے بھی دیکھے ہوں گے ۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ فرق کیا ہے ۔ یہاں اسلحہ کی نمائش نہیں ہے ۔ کلاشنکوف اور خود کار ہتھیار لیے ہوئے لوگ نہیں کھڑے ۔ یہاں فائرنگ نہیں ہو رہی ہے ۔ یہاں لوگوں کے نام اور جماعتوں کے نام لے کر ٹھاہ کے نعرے نہیں لگائے جا رہے ہیں ۔ یہاں ہم جو بات کہہ رہے ہیں، شائستگی کے ساتھ کہہ رہے ہیں، یہاں اللہ کا ذکر ہے ۔ ہماری زبانیں اس کے ذکر سے تر اور ہمارے دل اس کی یاد سے پُر ہیں ۔

یہ نومبر کا مہینہ بڑا ہنگامہ خیز مہینہ رہا ہے ۔ اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں وزیر اعظم کے خلاف عدمِ اعتماد کی تحریک پیش کی گئی اور اپوزیشن نے کہا ہے کہ ہم جلد ہی چونکہ

چند ووٹوں کے ساتھ وہ تحریک ناکام ہوگئی تھی ، دوسری تحریک پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

ہماری حکمران جماعت اور یہ وزیر اعظم ، ٹی وی جن کی لونڈی اور کنیز ہے ، پورے ملک سے کہہ رہی ہے ، فریاد کر رہی ہے کہ میری حکومت کو آئے ہوئے تو ابھی گیارہ مہینے ہوئے ہیں اور گیارہ سال کی کوششوں کے نتیجے میں جمہوریت بحال ہوئی ہے ۔ یہ لوگ جمہوریت کے دشمن ہیں ۔ یہ بیرونی ایجنٹ ہیں ۔ ان کے پاس باہر سے سرمایہ آتا ہے یہ پھر چاہتے ہیں کہ یہاں مارشل لاء لگ جائے ۔ یہ لوگ میری حکومت کو کام کرنے کیوں نہیں دیتے ۔ اور پھر انہوں نے ابھی حال ہی میں کہا کہ میں تو اس کے لیے بھی تیار ہوں کہ اپوزیشن کے ساتھ مل کر کوئی وسیع البنیاد حکومت بنا لوں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ سوال ممبران اسمبلی اور ہم سے اور آپ سے ہے ۔ اس لیے کہ پاکستان کا ہر شہری امن چاہتا ہے ، سکون چاہتا ہے ، اطمینان چاہتا ہے ، خوشحالی چاہتا ہے ۔ وہ یہ ہڑبونگ اور تبدیلیاں نہیں چاہتا ۔ لیکن میں پوری دلسوزی کے ساتھ آپ کی وساطت سے پیپلز پارٹی کی مرکزی حکومت کو یہ بتاتا ہوں کہ تمہاری حکومت اس ملک کے بسنے والے لوگوں کے لیے اب ناقابلِ برداشت ہو چکی ہے ۔ میں اس کے لیے بڑی بڑی آٹھ وجوہات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کبھی بھی ایک منظم سیاسی جماعت نہیں تھی ۔ پیپلز پارٹی ایک خاندان کی پارٹی ہے ، شراکت داران ہے ۔ اس کے اندر انتخابات نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی صفوں میں مفاد پرست اور خود غرض لوگ شامل ہو جاتے ہیں اور بہت سے مخلص لوگ جو پاکستان پیپلز پارٹی کی تشکیل کے وقت پیپلز پارٹی میں آئے تھے وہ آج ہمیں پیپلز پارٹی میں نظر نہیں آتے ۔ اس لیے کہ مخلصین کے لیے پیپلز پارٹی کی صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہے ۔

میں پیپلز پارٹی سے یہ کہتا ہوں کہ تم اپنے باڑے میں شیروں کو پالتے ہو ۔ میں جانتا ہوں ، اس لاہور شہر میں بھی ایک "شیر" تھا ۔ اور اس شیر کے مظالم بھی ہم نے دیکھے ہیں لیکن اب شیروں کا زمانہ بیت گیا ، اب کوئی شیران بیدار پاکستانیوں پر ظلم نہیں کر سکتا ۔

پھر دوسری خرابی ان کی یہ ہے کہ ان کو ایک حرص ہے ۔ نام جمہوریت کا لیتے ہیں لیکن ان کو حرص یہ ہے کہ تمام اختیارات ان کی مٹھی میں ہوں ۔ یہی حرص تھی ، میرے بھائیو جس نے ہمارا مشرقی بازو کاٹ دیا اور وہ بنگلہ دیش بن گیا ۔ یہی حرص تھی پہلے بھی اور آج بھی ۔ جب نومبر

کے الیکشن ہوئے تو اس کے بعد انہوں نے بلوچستان کی اسمبلی پر ہاتھ صاف کر دیا ۔ اور کہا کہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں کہ اسے کس نے توڑا ۔

مرکزی حکومت نے پنجاب کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ۔ میں مرکزی حکومت سے کہتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت اس بات کی محتاج نہیں ہے کہ تم اسے تسلیم کرو ۔ پنجاب کے لوگوں نے انہیں ووٹ دیئے ہیں ۔ ان کے ووٹوں سے وہ حکومت کر رہے ہیں ۔ اور منہ پر بول تو بڑے میٹھے ہوتے ہیں لیکن کوشش یہ ہے کہ صدر کے سارے اختیار بھی چھین لیں ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اب کوئی دوسرا چوھدری فضل الہٰی تمہیں نہیں ملے گا اس لیے اس کی کوشش تم اب مت کرو ۔

یہ کوشش بھی ہے کہ فوج کے جتنے اعلیٰ عہدیدار ہیں ان کی تقرری اور علیحدہ کرنے کے سارے اختیارات بھی انہیں مل جائیں۔ یہ دوسری خرابی ہے ۔

تیسری خرابی ان کی بدعہدی ہے ۔ کبھی انہوں نے کوئی عہد کر کے اسے پورا نہیں کیا ۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ ۱۹۷۲ء میں انہوں نے جمعیت علمائے اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا اور ان کے ساتھ دو معاہدے کئے اور دونوں معاہدے انہوں نے توڑے ۔ انہوں نے قیوم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ نہ کیا ۔ لیکن قیوم لیگ کا وزیر جو لیا وہ بے اختیار وزیر تھا ۔ اور ابھی آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ سندھ میں شہروں میں ایم کیو ایم کے لوگ کامیاب ہوئے ۔ ایم کیو ایم کے ساتھ انہوں نے ایک معاہدہ کیا ۔ وہ تحریری معاہدہ تھا ۔ لیکن ایم کیو ایم کے لوگ کہتے ہیں کہ تحریری معاہدہ میں سے انہوں نے کسی ایک شق کو بھی پورا نہیں کیا ۔ پہلے پیپلز پارٹی کے لوگ بڑی تعریفیں کرتے تھے ایم کیو ایم کی اور اب جب تنگ آنے کے بعد ایم کیو ایم نے کہا کہ ہم معاہدہ توڑتے ہیں تو اچانک ایم کیو ایم کے لوگ غدار ہو گئے ، دشمن بن گئے ۔ اب ان کے گھروں پر چھاپے پڑ رہے ہیں ۔ اب ان کے مکانوں اور دفاتر پر فائرنگ کی جا رہی ہے ۔

چوتھی خامی ان کی یہ ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ پورا ملک ان کی ذاتی اور خاندانی ملکیت بن جائے ۔یہ غریبوں سے ہمدردی کرنے والے لوگ نہیں ۔ ان کا خون چوسنے والے اور استحصال کرنے والے لوگ ہیں ۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمام وسائل ان کی آسائش کے لیے ان کے مشن کے لیے ہوں اور عزت و شرف ان کے لیے ہو اور ذلت و رسوائی عوام کے لیے ہو ۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پاکستان میں ایک عمارت ہے جس کا نام ہے پی آئی ٹی ہاؤس ۔ بھٹو صاحب سے بہت پہلے یہ تعمیر ہوئی تھی ۔ ایک دن میں گزرا تو معلوم ہوا کہ نیا سائن بورڈ لگا ہوا اور بھٹو ہاؤس اس کا نام ہو چکا

ہے ۔ ریل چلی تو اس کا نام شاہنواز ایکسپریس ہوگیا ۔ میں حکومت کو بتاتا ہوں کہ تم نے بھٹو ہاؤس کا نیون سائن لگایا ۔ یہ نیو سائن اترے گا اور پی آئی ٹی ہاؤس پھر پی آئی ٹی ہاؤس بنے گا ۔

پانچویں خرابی ان کی یہ ہے کہ عریانی ، جنسی بے راہروی ، جُوا اور شراب کا فروغ چاہتے ہیں ۔ میں تفصیل میں نہیں جاتا ۔ بڑا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ پاکستانیو ، تمہارا سر فخر سے بلند ہونا چاہیئے کہ پاکستان میں پہلی بار ایک خاتون وزیر اعظم بنی ہے ۔ لیکن میں پہلی خاتون وزیر اعظم سے کہتا ہوں کہ پاکستان کے تاریخ کے ۴۲ سالوں میں پاکستان کی معزز خواتین کے ساتھ وہ ظلم نہیں کیا گیا ہے جو تمہاری حکومت کے گیارہ مہینوں میں کیا گیا ہے ۔ آج ہماری باعزت عصمت مآب بچیوں کو سامان تجارت بنایا گیا ہے ۔ اگر سیاحت کی انڈسٹری کو فروغ دینا ہوتا ہے تو غیر ملکی مہمانوں کو بلایا جاتا ہے اور ان کو پاکستانی ثقافت دکھائی جاتی ہے اور یہ ثقافت کیا ہے ۔ میرے بھائیو! یہ کہ چاروں صوبوں سے یہ ہماری بچیوں کو لائیں اور ان کے سامنے ان کے رقص پیش کریں ۔ انہیں ٹی وی پر بطور اشتہار پیش کیا جاتا ہے ۔ میں حکومت سے کہتا ہوں کہ عورتیں صنف نازک تو ہیں ، صنف ضعیف نہیں ۔ ہماری ان بہنوں کو ہماری ضرورت نہیں ، انشاء اللہ یہی کافی ہیں تمہاری کلائی توڑ دینے کے لیے ۔ مسلمان عورت عزت کے لیے بنی ہے ، احترام کے لیے بنی ہے ، اسلام نے اسے شرف دیا ہے اور پاکستانی قوم عورت کی یہ رسوائی اور بے عزتی گوارا نہیں کر سکتی ۔

اس کے بعد چھٹی چیز بھارت کے ساتھ ان کا رویہ ہے ۔ مجھے تعجب ہے کہ پاکستانی عوام کے لیے جو حکومت شیر ہے ، وہ حکومت راجیو گاندھی کے سامنے بھیگی بلی بن جاتی ہے ۔ اس کی ہمت اس وقت کہاں کافور ہو جاتی ہے ۔ بابری مسجد جسے مندر میں تبدیل کیا جا رہا ہے ، کے معاملہ میں حکومت خاموش ہے ۔ بھاگل پور میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور حکومت کا کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو احتجاج کا کوئی لفظ کہہ سکے ۔ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے اور ان کے لبوں پر مہر لگی ہوئی ہے ۔ وولر بیراج بنانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ یہ وہ چیز ہے جو پاکستانیوں کو پریشان کر رہی ہے جو ناقابلِ برداشت ہے ۔

ساتویں چیز یہ ہے کہ یہ ملک کی آزادی کو قرض اور امداد کے عوض رہن رکھ دینا چاہتے ہیں ۔ اب محسوس یہ ہوتا ہے کہ ملک کی پالیسیاں ملک کے اندر نہیں بنتیں ۔ ملک کے اندر کچھ اور لوگ ہیں جو ہماری پالیسیاں بناتے ہیں ۔

آٹھویں چیز یہ ہے کہ جہادِ افغانستان کے بارے میں ان کے رویہ میں سرد مہری آرہی ہے اور تبدیلی پیدا ہو رہی ہے ۔ میں ان کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ جو باتیں میں نے اخلاص کے ساتھ کہی ہیں کہ تمہاری حکومت کیوں ناقابلِ برداشت ہوگئی ہے اس پر وہ سوچیں اور غور کریں ۔ ماضی کے اپنے انجام سے سبق لیں ۔ یہی وہ وجوہات ہیں کہ تمام سیاسی جماعتوں نے پہلے اسلامی جمہوری اتحاد بنایا تھا اب سی او پی بنائی ہے اور تمام سیاسی و دینی جماعتیں یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ پاکستان کو اس منجدھار سے نکالنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم سب کو مل کر اشتراک اور تعاون کے ساتھ کام کرنا پڑے گا ۔

ہم جمہوریت چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ جمہوریت اسلامی جمہوریت ہوگی جو قرآن و سنّت کی پابند ہوگی ۔ پاکستان ایک مثالی فلاحی مملکت ہوگا ، جہاں عدل اور انصاف ہو جہاں خوشحالی اور امن و امان ہو اور انشاء اللہ ہمیں یہ چیزیں میسر آئیں گی ۔ یہ ہمارا عظیم الشان اجتماع ہماری قوّت کا مظاہرہ نہیں بلکہ ہمارے اس عزم کا مظہر ہے کہ ہمارے دلوں کے اندر یہ حوصلہ ہے کہ زندہ رہو اور آگے بڑھتے رہو ۔ بھلا ہم سے کوئی ہمارا یہ جذبہ چھین سکتا ہے ۔ اور نہ آگے بڑھنے کا حوصلہ ۔ یہ وہ با حوصلہ لوگ ہیں کہ جب یہ نکل کھڑے ہوں گے تو یہ خطرات کے پہاڑوں کو ایمان کے ہاتھوں سے روئی کی طرح دھنک سکتے ہیں ۔ ہمارا پیغام ایک ہی پیغام ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو ۔ تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں ۔ شوہر اور بیوی کا رشتہ ختم ہو سکتا ہے ، بھائی بھائی سے جدا ہو سکتا ہے ۔ ماں بیٹے سے جدا ہو سکتی ہے ۔ باپ بیٹے سے جدا ہو سکتا ہے لیکن اگر کوئی رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا تو وہ اللہ کی رسی ہے ۔ اس رسی کو پکڑنے والے کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ۔ یہ شرکاء جب یہاں سے واپس جائیں گے تو دنیا کے ہنگاموں میں گم نہیں ہو جائیں گے ۔ یہ پاکستان کی حفاظت کے لیے اس کی بقاء کے لیے اسلامی نظام کے قیام کے لیے پہلے سے بڑھ کر کام کریں گے اور جب میدان میں نکلیں گے تو انشاء اللہ مظلوموں کی دادرسی ہوگی اور اللہ نے چاہا تو یہاں وہ اسلامی نظام آئے گا جس کے لیے ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں ۔ میں ایک بار پھر یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس نازک مرحلے پر پورے پاکستان کے مسلمانوں کو ، دینی جماعتوں کو سیاسی جماعتوں کو اشتراک کے ساتھ ان خطرات کا مقابلہ کرنا چاہیئے ۔

پروفیسر غفور احمد صاحب کے خطاب کے بعد جماعت کے نائب امیر جناب خرم مراد اسٹیج پر تشریف لائے ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جہادِ افغانستان کی کامیابی کے بعد ہم افغانستان کی تعمیرِ نَو کے جہاد میں بھی حصہ لینا چاہتے ہیں ۔ اس لیے تحریکِ اسلامی سے وابستہ انجنیئرنگ ، پلاننگ ، صنعت و حرفت اور تجارت کی صلاحیتیں اور تجربہ رکھنے والے افراد اپنے کوائف ہمیں فراہم کریں ۔